# خیر التوضیح کے منہج واسلوبِ بیاں کا تجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of Styles and Methodology of 'Khair ul Touzih'

**Dr. Aqsa Tariq**
Lecturer, GCWU, Sialkot:
aqsatariq44@gmail.com

**Ayesha Shabir**
Lecturer, GCWU, Sialkot:
ayesha.shabir@gcwus.edu.pk

**Dr. Sumera Rabia**
Assistant Professor, GCWU, Sialkot:
sumera.rabia@gcwus.edu.pk

## Abstract:

The knowledge of hadith is a vast knowledge. All the hadiths of Sahih Sitta sums up in the "*Mishkaat al-Masabeeh*". Many interpretations of *Mishkaat al-Masabeeh* have been written in the subcontinent. In view of the importance and position, the scholars of the Ummah have arranged its Arabic, Persian and Urdu interpretations in every era. Its Urdu *Sharh* of "*Khair al-Tawzih*" is also a link of the same chain. Maulana Mufti Abdul Rasheed is the author of "*Khair al Tawzih*" and it consists of six volumes. Its main feature is that it is a detailed research phase of *Mishkaat al-Masabeeh*. The reason for choosing it is that it has been chosen in a very simple and easy way. In this article, the purpose of this research is to explain the style and characteristics of the Ahadith described in *Sharh Khair al-Tawzih* of *Mishkawat al-Masabih* in a narrative and reasoned manner. The reason for doing research on *Khair al-Tawzih* is that the author has clarified the difficult words of Hadith. This is an analytical study in which data is gathered from books, articles and online sources. Through question and answer, he has made difficult researches easier. He has deduced new and legal issues. The religions of the jurists have been explained with arguments. The author has described the brief situations of the hadith narrators. He has made headings and paragraphs in the detailed topic. This rate is more comprehensive than other explanations.

**Keywords:** *Mishkaat al-Masabeeh, Khair al Tawzih, Sihah Sitta,* Hadith Methodology, Urdu *Sharh,* Hadith explanation

## تعارف:

حدیث کا علم ایک وسیع علم ہے۔ صحاح ستہ کی تمام احادیث ''مشکوٰۃ المصابیح'' میں آجاتی ہیں۔ برصغیر میں مشکوٰۃ المصابیح کی بہت سی شروحات لکھی جاچکی ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت و مقام کے پیشِ نظر علمائے امت نے ہر دور میں اس کی عربی، فارسی اور اردو شرح کا اہتمام کیا ہے۔ ہر دور میں ان شروحات میں اضافہ ہوا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح "خیر التوضیح" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی اردو شرح خیر التوضیح کے مؤلف مولانا مفتی عبد الرشید صاحب استاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ نظامیہ ہیں۔ جنہوں نے پانچ سال کی شب و روز محنت کے بعد ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی اردو شرح "خیر التوضیح" تالیف فرمائی۔ یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

اس آرٹیکل میں اس مقصد تحقیق "مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح خیر التوضیح میں بیان کردہ احادیث کے اسلوب و خصائص کی توضیح کو مدلل انداز میں بیان کرنا" کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

## سابقہ تحقیقی مواد کا جائزہ:

مشکوٰۃ المصابیح پر شیخ زاید اسلامک سنٹر لائبریری میں بی-ایس کی سطح پر چند مقالہ جات موجود ہیں جن میں مشکوٰۃ المصابیح کے ابواب کا منتخب شروحات کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں: باب الوسوسہ مشکوٰۃ المصابیح۔۔۔۔ مرقاۃ المفاتیح اور مظاہر حق جدید کی روشنی میں از اسماء اظہر؛ باب مناقبِ صحابہ مشکوٰۃ المصابیح کی منتخب شروحات کی روشنی میں از بسمہ اشرف اور باب الکبائر از مشکوٰۃ المصابیح۔۔۔ تحقیقی جائزہ (مرقاۃ المفاتیح اور مظاہر حق جدید کی روشنی میں) از ثناء حسین شامل ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح "خیر التوضیح" پر ابھی تک کسی ادارے میں کوئی تحقیقی کام نہیں کیا گیا اس لیے اس آرٹیکل میں پوری کوشش کی جاءگی کہ اس شرح کا تفصیلا جائزہ لیا جاسکے۔ علاوہ ازیں علمی حوالے سے اس امر کی ضرورت ہے کہ اس قسم کے موضوعات پر کام جاری رکھا جائے۔ تاہم پیش کردہ مضمون موضوع اور منہج و مواد کے حوالے سے مختلف ہے۔

## مقالہ کا منہج:

اس آرٹیکل میں ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی شرح 'خیر التوضیح' کو منتخب کیا گیا ہے اور اس کا انتخاب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں انتہائی سہل اور آسان انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حدیث کے راویوں کے حالات کو بھی بیان کیا ہے۔ اسلوبِ تحقیق بیانیہ ہے۔ نیز خیر التوضیح پر تحقیقی کام کرنے کی وجہ ان کی خوبیوں کو بیان کرنا اور اس کو عام لوگوں کے لئے آسان بنانا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں مشکوٰۃ المصابیح کے حوالے سے نماز سے متعلق تمام احادیث کو 'خیر

التوضیح' کے منہج و اسلوب کے تحت بیان کیا گیا ہے مزید یہ کہ اس میں خلاصہ بحث اور نتائج وسفارشات بھی شامل ہیں۔ دورِ حاضر کی اہم ضرورت ہے کہ حدیث کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے تا کہ ہر خاص وعام ان انمول ذخائر سے مستفید ہو سکے۔

**اہمیت وافادیت:**

قرآن کریم میں چند ایک مسائل کے علاوہ جتنے بھی بیان ہوئے ہیں وہ اجمالاً بیان ہوئے ہیں۔ان کی و ضاحت ہمیں حدیث سے ملتی ہے۔ قرآن کریم ایک اصولی کتاب ہے۔ اس کا کام اصول وکلیات بیان کرنا ہے اور اس کی جزئیات ہمیں رسول کریمؐ کی احادیث سے ملتی ہیں۔ آرٹیکل کا موضوع 'مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح خیر التوضیح کا تحقیقی جائزہ ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی اردو شرح "خیر التوضیح" حدیث کی جامع اور متداول کتاب ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کے مؤلف کا نام محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، ابو عبد اللہ، ولی الدین، التبریزی ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح دراصل 'مصابیح السنہ 'کی مکمل و مدون شکل ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح میں صحیحین اور غیر صحیحین کی احادیث کے علاوہ بعض خاص وامتیازی مباحث کو چھوڑ کر صحاح ستہ کی تمام احادیث "مشکوٰۃ المصابیح" میں آجاتی ہیں۔ خیر التوضیح میں مؤلف نے حدیث پاک کے مشکل الفاظ کی توضیح کی ہے۔ سوال وجواب کے ذریعے مشکل ابحاث کو آسان بنایا ہے۔ جدید و فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ متعلقہ حدیث کے تحت فقہاء کرام کے مذاہب مع دلائل بیان کیے ہیں۔ اس شرح میں مؤلف نے انتہائی سہل تدریسی انداز اپنایا ہے۔ مؤلف نے حدیث کے راویوں کے مختصر حالات بیان کیے ہیں۔ تفصیلی مباحث میں عنوانات و پیراگرف بنائے ہیں۔ یہ شرح دوسری شروحات کی نسبت زیادہ جامع ہے۔

## خیر التوضیح کا تعارف:

مشکوٰۃ المصابیح کی اہمیت ومقام کے پیشِ نظر علمائے امت نے ہر دور میں عربی، فارسی اور اردو شرح کا اہتمام کیا ہے اور ''ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است'' کے مصداق ہر دور میں نئے اضافے کئے ہیں۔ مشکوٰۃ المصابیح کی بہت سی اردو اور عربی شروحات لکھی جا چکی ہیں۔ خدمتِ حدیث کی ایک کڑی خیر التوضیح جامع اردو شرح ہے۔ ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی اردو شرح خیر التوضیح کے مؤلف مولانا مفتی عبد الرشید صاحب استاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ نظامیہ ہیں۔ جنہوں نے پانچ سال کی شب و روز محنت کے بعد ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی اردو شرح تالیف فرمائی۔ یہ شرح چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

## خیر التوضیح کی وجہ تالیف:

صاحب کتاب مولانا مفتی عبد الرشید مدظلہ اپنی کتاب خیر التوضیح جامع اردو شرح مشکوٰۃ المصابیح کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔ عاجز نے مشکوٰۃ شریف اپنے استاد علامہ شبیر الحق کشمیری دامت فیوضہم سے جامعہ خیر المدارس ملتان میں پڑھی۔ دورانِ طالب علمی حضرت کے افادات کو اس عاجز نے قلمبند کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مشکوٰۃ شریف کی تدریس کا جب شرف حاصل ہوا تو اس وقت درس کی تیاری کے لئے مختلف شروحات زیرِ مطالعہ رہیں۔ اس دوران عاجز ضروری یادداشتوں کو قلم بند کرتا رہا تو اس طرح اس عاجز کے پاس مشکوٰۃ شریف کے دروس کا مجموعہ کافی بہتر انداز میں تیار ہو گیا۔ اس لیے ایسی شرح کی ضرورت ہوئی کہ جس سے سلیس ترجمہ کے ساتھ ساتھ طلباء کی ضرورت بھی پوری ہو اس لئے عاجز نے مشکوٰۃ کی عربی شروحات کو ماخذ بنا کر کام شروع کر دیا۔

## خیر التوضیح کے بنیادی ماخذ:

حضرت ملا علی قاریؒ کی مشکوٰۃ شریف کی شاہکار عربی شرح ''مرقاۃ المفاتیح'' اور متکلم اسلام مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی مشکوٰۃ شریف کی عربی شرح ''التعلیق الصبیح'' کو بنیادی ماخذ بنا کر کام شروع کیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الرحمٰن کی دارالعلوم دیوبند میں پڑھائی ہوئی مشکوٰۃ شریف کی کاپی بھی دستیاب ہو گئی بعض مقامات پر اس سے بھی استفادہ کیا گیا اور اکابر اہل علم حضرات سے مشاورت کا سلسلہ جاری رہا۔

## خیر التوضیح کی خصوصیات:

خیر التوضیح کی دس خصوصیات درج ذیل ہیں:

- اس کتاب میں حدیث کا عربی متن قرآنی فاؤنٹ میں اعراب سے مزین ہے۔ اور اس کا ترجمہ عام فہم ہے۔
- حدیث پاک کے مشکل الفاظ کی توضیح۔
- مشکل ابحاث کو سوال وجواب کے طریقہ کار کے ذریعے آسان کیا ہے۔
- اس شرح میں جدید وقدیم فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔
- متعلقہ حدیث کے تحت فقہاء کرام کے مذاہب مع دلائل بیان کیے ہیں۔
- مستدلات فقہ حنفیہ کی وجوہِ ترجیح کا ذکر کیا ہے۔
- احادیث میں تعارض کی صورت میں دلنشین مطابقت قائم کی ہے۔

- حضرات اکابر علماء کرام کے افادات کا نچوڑ۔
- اس شرح میں تدریس کا انداز انتہائی سہل ہے۔
- مولانا نے راویوں کے مختصر حالات بیان کیے ہیں۔

## خیر التوضیح کا اسلوب بیاں:

خیر التوضیح کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ مشکوٰۃ المصابیح کی مفصل تحقیقی شرح ہے۔اس شرح میں مؤلف کا اندازِ بیاں بہت سادہ ہے اور قابلِ فہم ہے۔کتاب کے شروع میں ہی مضامین سے معرفت کے لئے ایک اجمالی فہرست بیان کی ہے اور آخر میں تفصیلی فہرست بیان کی ہے۔راویان حدیث کے نام کتاب کے شروع میں بیان کیے ہیں اور ہر حدیث کے آخر میں حدیث کے راوی کے حالات مفصلاً بیان کیے ہیں۔موضوع کو بیان کرنے کے بعد اس موضوع کا تعارف اور اس موضوع کے بارے میں بنیادی معلومات بیان کی ہیں تاکہ مطالعہ کرنے والے کے لیے آسانی ہو اور وہ اس سے مکمل طور پر استفادہ حاصل کر سکیں۔

### 1. حدیث پاک کے مشکل الفاظ کی توضیح:

حدیث پاک میں جتنے بھی مشکل الفاظ آئے ہیں ان کی وضاحت سادہ اور آسان الفاظ میں کی ہے تاکہ کتاب کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے آسانی رہے۔مثلاً

### مثال:

عَن جَرِيرِ بْنِ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا» . وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا» ثُمَّ قَرَأَ (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا)[1]

---

[1] ۔علی بن سلطان، محمد، ابو الحسن نور الدین الملاھری، القاری، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب التوحید، باب: رویۃ اللہ تعالیٰ، دار الفکر، بیروت، لبنان، 1422ھ، ح:۵۶۵۵

Ali bin Sūltān Mūhāmmād ,Abū-ūl-Hāssān Noor –ūl-deen –ūl-Māla-ūl-harv ī ,Al-Qār ī,Mirkāt- ūl-Māfātīh,Shārh Mishkāt-ūl- Māsābih,Kitāb-ūl-Toheed,Bāāb,Royāt-ul-tāālāh, Dārūl fikār ,Beruit, Lābnān,1422 H,Hādees,565

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے پروردگار کی کھلی آنکھوں سے دیکھوگے۔ ایک روایت میں ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے چودھویں رات کے چاند کی طرف آپ ﷺ نے دیکھا اور فرمایا تم اپنے رب کو اسطرح دیکھوگے جس طرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے ہو (اسی طرح وہاں بھی تکلیف محسوس نہیں کرو گے) اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ تم سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے نماز نہ چھوڑو تو ایسا ضرور کرو پھر یہ آیت پڑھی "اور تسبیح بیان کرو اپنے پروردگار کی سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے"

## تشریح:

فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا : اگر تم سے ہو سکے الخ اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ فجر اور عصر کا وقت بہت بابرکت ہے اور اس وقت کی نمازیں بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہیں اس لئے تم ان نمازوں کی پابندی کا زیادہ خیال کرو تاکہ یہ نمازیں فوت نہ ہو جائیں نیز اس موقع پر فجر اور عصر کی نماز کو اس لئے خاص کیا کہ فجر کی نماز کا وقت استراحت اور آرام کا ہوتا ہے اور عصر کی نماز میں کاروبار سمیٹنے کا وقت ہوتا ہے اس لئے ان دونوں نمازوں کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور انکی ادائیگی میں مشقت اور مجاہدہ ہے اس لئے ان دونوں نمازوں کی تخصیص کی[2]۔

## 2. مشکل ابحاث میں سوال وجواب کا طریقہ کار:

مؤلف نے حدیث پاک میں آنے والی مشکل ابحاث کو سوال وجواب کے طریقہ کار کے ذریعے آسان کیا ہے۔ جیسے:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَإِنَّهُ فِي صَلاَةٍ۔[3]

---

[2]۔ مفتی عبد الرشید، خیر التوضیح، ادارہ اشاعت الخیر، ۱۴۳۴، ۶/ ۲۰۵

Khāir- ūl-Toūzih, Idārā,Ashāāt- ūl-Khāir,1434, Jild,6,Page ,205

[3]۔ الترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، السنن الترمذی محقق، بشار عواد معروف، کتاب الصلوٰۃ، باب، ماجاء فی کراھیۃ التشبیک بین، دار العرب الاسلامی، الریاض، بیروت، 1998ء، ح:386، 497

Al-Termāz I, Abū Esā, Mūhāmmād, Al-sunnān Termāzi, Muhāqāq Būshār Awād Māroof, Kitāb- ūl-sālāt,Bāāb Mā Jā Fi Krāhiyāāt –āl- Tāsbeek Biynā, Dārul Arāb Al-Islāmi, Al-Riyād, Beruit, 1998, Hādith,386,497

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے پھر نماز کا ارادہ کر کے مسجد کی طرف چلے تو انگلیوں کے درمیان تشبیک نہ کرے کیونکہ وہ اس وقت سے گویا نماز میں ہے۔

## تشریح:

حدیث کے پہلے جملے کی تشریح آسان ہے کہ جتنا مستحبات کی رعائیت کے ساتھ وضو کیا جائے گا اتنا ہی نماز میں خشوع خضوع پیدا ہو گا۔

**تشبیک کی تعریف:** تشبیک کہتے ہیں کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے درمیان ڈال کھیلنا۔ دوسرا معنی بعض نے کہا ہے کہ انگلیوں سے چٹاخے نکالنا وغیرہ لیکن پہلی تعریف راجح ہے۔

**سوال:** جب کوئی شخص مسجد جانے کے ارادے سے نکلے تو وہ تشبیک نہ کرے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے جبکہ نماز میں سکون ہوتا ہے۔ اور یہاں تو چلنا پایا جارہا ہے پھر "فانہ فی الصلوٰۃ" کیسے فرمایا؟

**جوابات:** یہاں دراصل تشبیک کی علی وجہ الاتم قباحت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ نماز میں جاتے وقت بھی تشبیک نہ کرو

- "فی الصلوٰۃ" اس لئے ذکر کیا اگر مسجد جاتے ہوئے تشبیک کرے گا تو مسجد میں اور دورانِ نماز بھی (عادت کی وجہ سے) اس کو کرے گا اس لئے پہلے ہی سے منع کیا کہ تشبیک نہ کرو۔
- "فی الصلوٰۃ" کا مطلب یہ ہے کہ اس کا مسجد کی طرف جانا دراصل اس کے دل و دماغ کا نماز میں مشغول ہونا ہے اس وجہ سے "فی الصلوٰۃ" کا لفظ ذکر کیا جیسا کہ کوئی شخص کہیں جارہا ہو تو اس کا ذہن اپنے کام میں ایسا محو ہوتا ہے کہ اور اشیا کا خیال ہی نہیں آتا۔[4]

### 3. متعلقہ حدیث کے تحت فقہاء کرام کے مذاہب مع دلائل

مفتی عبد الرشید نے اپنی کتاب خیر التوضیح میں متعلقہ حدیث کے تحت فقہاء کرام کے مذاہب کو بیان کیا ہے اور ان مذاہب کی مع دلائل وضاحت کی ہے۔ جیسے:

---

[4]۔ خیر التوضیح، 2/150

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,2, Page,150

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، - وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ - ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ: أَلَا تَدْعُو اللهَ لِي يَا ابْنَ عُمَرَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ، وَكُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ۔[5]

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ وہ صدقہ قبول ہوتا ہے جو مالِ حرام سے کیا جائے۔

**تشریح:** قوله لا يقبل صلوٰة بغير طهور : نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی۔ یہاں پر طہارت سے وضو اور غسل دونوں مُراد ہیں اور خیانت سے مُراد تمام حرام مال ہے۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ پاک ہو کر نماز پڑھو اور حلال مال سے صدقہ کرو۔

**مسئلہ:** نمازِ جنازہ کے لیے طہارت شرط ہے یا نہیں؟

**قولِ اوّل:** امام شعبیؒ کا مذہب یہ ہے کہ نماز جنازہ کے لیے طہارت شرط نہیں۔

**قولِ ثانی:** ائمہ اربعہ اور جمہور کے نزدیک نماز جنازہ کے لئے طہارت شرط ہے۔

ائمہ اربعہ اور جمہور کی دلیل: یہی حدیث باب "لا تقبل صلوٰة بغير طهور "ہے۔

**امام شعبیؒ کی دلیل:** نماز جنازہ ایک قسم کی دعا ہے اور دعا کے لئے طہارت شرط نہیں لہٰذا جنازے کے لئے بھی طہارت شرط نہیں۔

**امام شعبیؒ کی دلیل کا جواب:** شریعت میں نماز جنازہ کو نماز کہا جاتا ہے اسلئے دوسری نمازوں کی طرح نمازِ جنازہ کیلئے بھی طہارت ضروری ہو گی۔

**قولِ ثالث:** امام بخاریؒ نے نمازِ جنازہ کے لئے طہارت شرط قرار دی ہے سجدہ تلاوت کے لئے نہیں

**دلیل:** حضرت ابن عمرؓ کا اثر ہے کہ "عن ابن عمرؓ انه كان يسجد علىٰ غير وضو"

**اس اثر کے جوابات:**

---

[5] ۔ مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب، وجوب الطھارۃ، داراحیاالتراث، بیروت لبنان، س-ن، ح:۲۲۴

Mūslim Bin Hūjāj AL-Qūshāri,shāhi Mūslim,Kitāb-ūl-Tāhārāt,Wājū-būl- Tāhārāt,Dārūl-Ahyā-ūl Torās,Beroot ,Lābnan, Hādith,224

i. حضرت شیخ احمد علی سہارپوریؒ نے بخاری شریف کے حاشیہ میں یہ بات نقل کی ہے کہ حدیث ابن عمرؓ کے صحیح الفاظ "کان یسجدھا علی وضو" کے ہیں۔

ii. مرفوع کے مقابلے میں موقوف مرجوح ہے۔(فائدہ)علامہ شامیؒ نے کہا ہے کہ جو شخص بطور اہانت بغیر وضو نماز پڑھے گا اس کی تکفیر کی جائے گی۔[6]

**مثال:**

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔[7] ۔ حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے نصف النہار میں نماز پڑھنے سے روکا ہے جب تک سورج ڈھل نہ جائے مگر جمعہ کے دن۔

وَعَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ: " إِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ» "، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ: أَبُو الْخَلِيلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ۔[8]

حضرت ابو خلیل حضرت قتادہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ دوپہر کے وقت جب تک سورج ڈھل نہ جائے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے جمعہ کے دن کے علاوہ۔ نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن کے علاوہ روزانہ آگ بھڑ کائی جاتی ہے اس روایت کو امام ابو داود نے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو قتادہؓ سے ابو خلیل کی ملاقات ثابت نہیں ہے۔

**تشریح:**

---

[6]۔ خیر التوضیح،۱/۳۱۳

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,1,Page,313

[7]۔ أبو عبد الله محمد بن إدريس، الشافعي، القرشي، المكي، المسند، کتاب الصلوۃ، باب الاوقات (المنهى عن الصلوٰة فيها)، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، ۱۴۱۱ھ، ح:۴۰۸

Abu Abdūllāh Mūhāmmād Bin Idrees,Al-Shāfi,Al-Qārshi,,Al-Mākhi,Al-Māsnād, ,Kitāb-ūl-Sālāāt, Bāāb, Akāt-ūl- Sālāāt, Dārūl kūtāb Alilmiyāt,Beroot,Lābnān,1411H,Hādith,408

[8]۔ علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي، القاري، مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، کتاب الصلوٰة، باب اوقات الصلوٰة (الصلاة اليوم الجمعة قبل الزوال)، دار الفكر، بيروت، لبنان، 1422ھ، ح:1047

Ali bin Sūltān Mūhāmmād ,Abū-ūl-Hāssān Noor –ūl-deen –ūl-Māla-ūl-harv ī ,Al-Qār ī,Mirkāt- ūl-Māfātīh, Shārh Mishkāt-ūl- Māsābih,Kitāb-ūl-Sālāāt,Bāāb,Akāt-ūl Sālāāt, Dārūl fikār ,Beroot، Lābnān, 1422, Hādees,1047

نصف النہار میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے: اس میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔

**قول اوّل:** امام شافعیؒ کے نزدیک عام دنوں میں نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ جمعہ کے روز اس کی اجازت ہے۔

**قولِ ثانی:** امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جمعہ کے روز اور اس کے علاوہ دنوں میں بھی نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں۔

**احناف کی پہلی دلیل:** وہ احادیث جن میں اوقاتِ مکروہہ سے نہی آئی ہے۔

**دوسری دلیل:** آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں ایک بار بھی جمعہ کو اس مکروہ وقت میں ادا نہیں کیا اگر جائز ہوتا تو بیانِ جواز کے لئے ایک آدھ دفعہ اس پر عمل فرماتے نیز جہاں حرمت اور اباحت کا معاملہ آجائے تو حرمت کو ترجیح دی جاتی ہے۔

امام شافعیؒ کی دلیل یہی دو احادیث ہیں۔

**امام شافعیؒ کی دلیل کا جواب:** ایک جواب یہ ہے کہ ابو خلیل کی ملاقات حضرت ابو قتادہؓ سے ثابت نہیں۔[9]

### 4. مستدلات فقہ حنفیہ کی وجوہِ ترجیح کا ذکر:

مؤلف نے اپنی تالیف میں مستدلات فقہ حنفیہ کی وجوہِ ترجیح کا ذکر کیا ہے اور دیگر مذاہب کے دلائل کے جوابات مدلّل انداز میں بیان کیے ہیں۔

**مثال:**

عَنِ ابنِ عُمَرَ قَال : قَال رَسولُ الله ﷺ :اِذَا جا ء اَحَدُکم الجمعَة فلیستغل،"متفق علیه

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھنے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرلے۔[10]

وَعن ابی سَعید الخدری قَالَ: قَال رَسول اللهِ ﷺ :" غُسل ٍ یوم ِ الجمعَة وَاجِب عَلیَ کلِ مُحتلمٍ " متفق علیه۔[11]

---

[9]۔ خیر التوضیح،2/179

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,2, Page,179

[10]۔ محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع، صحیح بخاری، دار طوق النجوہ، ۱۴۲۲، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الاغتسال، ح:۴۹۲

Sāhi Būkhāri,Kitāb- ūl-sālāt,Bāāb Mājā- fi – ūl-Agtāsāli,Hādith,492

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر ثابت ہے۔

**تشریح:**

**مسئلہ:** غسل واجب ہے یا مستحب؟ اس میں اختلاف ہے۔

**پہلا قول:** حسن بصریؒ اور داؤد ظاہریؒ کے نزدیک غسلِ جمعہ واجب ہے اور یہی قول امام مالکؒ کی طرف منسوب ہے۔

**دوسرا قول:** جمہور اہل سنت کے نزدیک غسل جمعہ سنت ہے۔

**اہل ظواہر کی پہلی دلیل:** "اذا جاءاحدكم الجمعة فليستغل "یہ امر کا صیغہ ہے اور امر کا صیغہ وجوب کے لئے آتا ہے

**دوسری دلیل:** ابو سعید خدریؓ کی روایت "غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم "

**جمہور حضرات کی پہلی دلیل:** فصلِ ثانی کی پہلی روایت حضرت سمرۃ بن جندبؓ کی روایت ہے:

" قَالَ مُحَمَّدٌ , أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ سَعِيدٍ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، كِلاهُمَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔[12]

**دوسری دلیل:** فصلِ ثالث کی پہلی روایت حضرت عکرمہؓ کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل جمعہ واجب نہیں۔

**تیسری دلیل:** ترمذی شریف میں حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کا واقعہ لکھا ہے جو "باب ما جاء فی الاغتسال "میں مذکور ہے کہ حضرت عثمانؓ بغیر غسل کے آئے تو حضرت عمرؓ نے ان کو غسل کرنے کا حکم نہیں دیا اگر جمعہ کا غسل واجب ہوتا تو ضرور حکم کرتے یا حضرت عثمانؓ خود غسل اہتمام سے وجوب کی وجہ سے کر کے آتے۔

**اہل ظواہر کے دلائل کے جوابات:**

---

[11]۔ صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الاغتسال، ح:۴۹۳

Sāhi Būkhāri,Kitāb- ūl-sālāt,Bāāb Mājā fi – ūl-Agtāsāli,Hādith,493

[12]۔ مالک بن أنس، الأصبحي، المدني، موطأ امام مالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیباني، محقق، عبد الوهاب عبد اللطیف، کتاب الصلوٰۃ، باب: الاغتسال یوم، المکتبۃ العلمیۃ، س۔ن، ۶۳

Mālik Bin Anās,Alāshbāhi,Al-Mādni,Māwāta Imām Mālik bi rāwāyt Mūhāmmād Bin ūl Hāssān Al Shābāni, Mūhāqāq,Abdūl wāhāb Abdūl Lāteef , Kitāb- ūl-sālāt,Bāāb, Al-Agtāsāli Yom,Al-Māktābāti Ilmiyāti,page,63

(۱) "فلیغتسل "میں صیغہ امر سے وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ امر استحباب کے لئے ہے۔

(۲) علامہ خطابیؒ نے فرمایا کہ ان احادیث میں وجوب سے اختیار واستحباب مُراد ہے وجوب الفرض مُراد نہیں۔

(۳) غسل کا حکم ابتدآء اسلام میں ایک عارض کی وجہ سے تھا کہ صحابہ کرامؓ غربت کی وجہ سے اون کے کپڑے پہنتے تھے اور انہی کپڑوں میں محنت مزدوری بھی کرتے تو پسینہ آتا جس کی وجہ سے پسینہ کی بُو آتی اور ادھر مسجدِ نبوی ﷺ بھی تنگ تھی تو لوگوں کے اجتماع کی وجہ سے زیادہ حبس پیدا ہوتی آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا کہ غسل کر کے آیا کرو لیکن بعد میں جب علت ختم ہو گئی تو حکم بھی ختم ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس حکم کو اٹھا دیا لہٰذا اب یہ حکم منسوخ ہے۔

(۴) لفظ واجب لغوی معنی پر محمول ہے اور یہ لفظ ثابت کے معنی میں ہے کہ جمعہ کا غسل شریعت میں ثابت ہے۔[13]

جمہور اہلِ سنت کے قول کو ترجیح حاصل ہے۔

### 5. احادیث میں تعارض کی صورت میں مطابقت:

مؤلف نے اپنی تالیف میں احادیث میں تعارض ہونے کی صورت میں اُن احادیث کے درمیان دلنشین مطابقت قائم کی ہے۔ اور گلدستہ احادیث کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ جیسے:

**مثال:**

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ»۔[14]

---

[13] ۔ خیر التوضیح، ۱/۴۵۳

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,1, Page,453

[14] ۔ أبو عبد الرحمن، أحمد بن شعيب بن علي، الخراساني، النسائي، السنن الكبرى، محقق، حسن عبد المنعم شلبي، كتاب الصلوٰة، باب:(۳۷) سورة الصافات، مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان، ۱۴۲۱ھ، ح۱۱۳۶۸

Abū Abdūl Rehmān,Ahmed Bin Shoāib bin Ali,Al-khārāsāni,Al-Nisāi,Al Sūnān Al-kūbrā, Mūhāqāq, Abdūl Mūnem Shālbi, , Kitāb- ūl-sālāt,Baab 37,Sūrāt- ūl-Sāfāt,Mūssāssāt- ūl-Risālāāt, Beruit, Lābnān,1421H,Hadith,11368

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ہلکی نماز کا حکم دیا کرتے تھے اور سورۃ صافات کے ساتھ ہماری امامت کیا کرتے تھے۔

## تشریح:

**احادیث میں تعارض:** اس حدیث کے اوّل وآخر میں تعارض پایا جارہا ہے۔ اوّل حصے میں آپ ﷺ نے مختصر قرآت کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ آخر حدیث میں بظاہر تعارض نظر آرہا ہے کیونکہ سورۃ الصافات تو لمبی سورۃ ہے۔ اس کے پڑھنے سے قراءت بھی لمبی ہوگی۔ اس کے مختلف جوابات ہیں

**جوابات:** بعض نے کہا آپ ﷺ کے پیچھے طویل قراءت بھی مختصر لگتی تھی لیکن اگر کوئی دوسرا آدمی اتنی آیات تلاوت کرتا تو بہت طویل معلوم ہوتی۔ یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ مختصر وقت میں طویل قراءت کرلیا کرتے تھے۔ لہٰذا کوئی تعارض نہ ہوگا ہلکی نماز اور لمبی نماز کا دارومدار قراءت اور مختصر دعاؤں پر ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ لوگوں کے شوق اور رغبت پر موقوف ہے جب رسول کریم ﷺ شوق ورغبت کو دیکھتے تو قراءت طویل کرتے ورنہ خفیف قراءت کرتے۔[15]

### 6. راویوں کے مختصر حالات بیان کیے ہیں:

مولانا مفتی عبد الرشیدؒ نے اپنی کتاب "خیر التوضیح "میں ہر حدیث کی تشریح کے بعد اس حدیث کے راویوں کے حالات بیان کیے ہیں۔ تاکہ راویانِ حدیث کے بارے میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ رہے۔ یہ علمِ حدیث کے میدان میں نہایت عمدہ کاوش ہے۔ جیسے:

**مثال:** عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ»۔[16]

---

[15]۔ خیر التوضیح، ۲/۲۱۹

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,2, Page,219

[16]۔ أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسى بن عبيد الله القرشي الأسدي الحميدي المكي، مسند الحميدي، محقق، حسن سليم أسد الدَّارَانيّ، کتاب الایمان، باب احادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، دار السقا، دمشق، سوریا، ۱۹۹۶م، ح: ۷۲۰

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں، نماز پابندی سے پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔

**راوی حدیث کے حالات:** حضرت عبداللہ، حضرت عمر بن خطابؓ دوسرے خلیفہ راشد کے بیٹے ہیں اور آپ ﷺ کے صحابہؓ میں علم و فضل، زہد و تقویٰ، اتباع رسول ﷺ، حب رسول کی وجہ سے بے مثال مقام رکھتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی پیدائش نزولِ وحی سے ایک سال قبل مکہ معظمہ میں ہوئی۔ بچپن ہی میں اپنے والد حضرت عمرؓ کے ساتھ مشرف با سلام ہوئے۔ عبداللہ بن عمرؓ مکثرین صحابہؓ میں سے ہیں محدثین کی اصطلاح میں مکثرین صحابہ ان صحابہ کو کہا جاتا ہے جن کی روایات کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہو۔ غزوہ خندق اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے وفات سے قبل ایک ہزار غلام آزاد کیے ہیں ۷۳ھ میں ابن زبیر کی شہادت کے تقریباً تین ماہ بعد بعمر ۸۴ سال وفات پائی۔[17]

**مثال:**

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَدَّكُمْ بِصَلاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ»۔[18] حضرت خارجہ بن حذافہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا بے شک اللہ نے تمہاری ایک ایسی نماز کے ساتھ مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی) وتر اللہ نے ایسے تمہارے لئے نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان بنایا ہے۔

**راوی حدیث کے حالات:** خارجہ بن حذافہؓ یہ حذافہ قریشی عدوی کے بیٹے ہیں یہ قریش کے ماہر سواروں میں سے ایک ہیں۔ انکے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر ہیں ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ یہی وہ شخص

---

Abū Bakār Abdūllāh bin Zūbāir bin Esa Ubāidūlāh al Qārshi al Asādi, Mūsnād al Hūmāidi, Kitaāb ūl Imaān, Baāb ahdith Abdūllāh bin Umār, Dār ūl Saqaā, Dāmāscūs, 1996, Hādith 720

[17]۔ خیر التوضیح، ۱/ ۸۳

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,1, Page,83

[18]۔ محیي السنۃ، أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء، البغوي، الشافعي، شرح السنۃ، محقق: شعیب الأرنؤوط-محمد زھیر الشاویش ، کتاب الصلوٰۃ، باب: فضل الوتر، المکتب الإسلامی، دمشق، بیروت، ۱۴۰۳ھ، ح:۹۷۵

Mūhāyyi ūn Sūnnāh, Abū Mūhammād bin Māsoūd al Baghwāi, Sharāh al Sūnnāh, Kitaāb ūl Salaāt, Baāb Fazl al Witār, Al maktāb al Islāmi, Damāscūs, Berūit, H1403, Hādith 975

ہیں جن کو مصر والوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا اور ان کو ایک خارجی شخص نے عمرو بن عاصؓ سمجھ کر قتل کر دیا تھا یہ خارجی ان تین شخصوں میں سے ایک ہے جنہوں نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ہر ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ پس اللہ کا فیصلہ حضرت علیؓ کے بارے میں پورا ہوا اور دونوں اصحاب بچ گئے اور خارجہ کا قتل ۴۰ھ میں واقع ہوا۔[19]

### 7. حدیث کو بیان کرنے سے قبل موضوع کو تفصیلاً بیان کرنا

کتاب کے نام کو ذکر کرنے کے بعد مؤلف نے نہایت عمدہ اسلوبِ تحریر اپنایا ہے کہ حدیث کے آغاز سے قبل موضوع کو تفصیلاً بیان کیا ہے تاکہ قارئین حدیث کے مطالعے سے قبل موضوع سے مکمل معرفت حاصل کر لیں اور اس موضوع سے استفادہ حاصل کر لیں۔

**مثال: کتاب الدعوات:**

**قولہ 'دعوات':** یہ دعوۃ کی جمع ہے یعنیٰ اعلیٰ ذات سے ادنیٰ چیزوں میں سے کوئی چیز بطریقِ عاجزی طلب کرنا۔ امام نوویؒ نے فرمایا کہ ہر زمانہ میں ہر جگہ علماء اس بات پر متفق ہیں کہ دعا مانگنا مستحب ہے کیونکہ قرآن وحدیث کے ظاہر مفہوم کے علاوہ انبیا کرامؑ کا فعل بھی دعا مانگنے کا ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ مسلمانوں کے لئے دعا کرنا مستحسن ہے اگر دعا اپنے لئے خاص کرے تو مستحسن نہیں ہے۔[20] بعض زہاد اہل معارف کہتے ہیں کہ دعا نہ مانگنا افضل ہے اس لئے اللہ کی رضا پر راضی ہونے کا مکمل اظہار ہوتا ہے لیکن یہ صورت اس خاص کیفیت پر محمول ہے جو اللہ کے مقرب بندوں پر طاری ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالے جانے پر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ اپنے رب سے دعا کریں تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا! میرا رب میری حالت کو جانتا ہے میں اللہ کی تقدیر پر راضی ہوں۔[21]

---

[19]۔ خیر التوضیح، ۲/۲۸۲

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,2, Page,282

[20]۔ القاری، علی بن سلطان، علامہ، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، دار الفکر، 1992ء، 5/33

Al-Qāri,Ali bin sūltān,Allāmā,Mirkāt-ūl-Māfātih Shara Miskāt-ūl-Māsābih,Dārūl fikār, 1992, jild, 5, page;33

[21]۔ خیر التوضیح، 3/161

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,3, Page,161

## باب میں موضوع کا تعارف دینا:

کتاب کے نام کی طرح ہی باب نے نام کو ذکر کرنے کے بعد مؤلف نے حدیث کے آغاز سے قبل موضوع کو تفصیلاً بیان کیا ہے تا کہ قارئین حدیث کے مطالعے سے قبل موضوع سے مکمل معرفت حاصل کر لیں اور اس موضوع سے استفادہ حاصل کر لیں۔

**مثال: باب المواقیت:(یہ باب نمازوں کے اوقات کے بیان میں ہے)**

اس سے قبل نماز کے فضائل کو بیان کیا یہاں سے اوقاتِ نماز کو بیان کر رہے ہیں جو نماز کے وجوب کا سبب بنتے ہیں اس کے بعد اصل سبب یعنی نماز کو بیان کریں گے۔

**قولہ'مواقیت:** میقات کی جمع ہے۔ میقات کہا جاتا ہے اس وقت کو جس میں کوئی عمل مقرر کیا جائے یہاں پر یہی معنٰی مراد ہے

دلیل:لقولہ تعالیٰ:إن الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا۔[22]

## اوقات کی اقسام: اوقات کی تین اقسام ہیں

- اوقاتِ صحت: وہ اوقات جن کے اندر نماز ادا کرنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے قضاء نہیں ہوتی۔
- اوقاتِ مستحبہ: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا افضل اور زیادتی اجر کا سبب ہے
- اوقاتِ مکروھہ: وہ اوقات جن میں نماز تو ہو جاتی ہے لیکن ثواب میں کمی ہوتی ہے۔[23]

**مثال: باب صلاۃ العیدین(یہ باب عیدین کی نماز کے بیان میں ہے)**

قولہ عید؛ اصل میں عود تھا اور یہ عاد یعود عودا سے مشتق ہے بمعنیٰ لوٹنا چونکہ یہ خوشی کا دن ہے اور یہ بار بار آتا ہے اسلئے اس کو عید کہتے ہیں۔ یا عید کو عید اس لئے کہتے ہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے احسانات بکثرت ہوتے رہتے ہیں یا بطورِ تفاؤل عید نام رکھا تا کہ اس سال جن لوگوں پر عید آئی ہے وہی عید آئندہ سال بھی انہی لوگوں پر آئے۔

---

[22]۔النساء۴؛۱۰۳

Al-Nisā,4,Ayāt:103

[23]۔ خیر التوضیح،1/:480

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,1, Page,480

**عید کی مشروعیت:** عند البعض عیدین ہجری کے اول سال مشروع ہوئی۔ جمہور اہل سنت کے نزدیک سب سے پہلے عید نبی ﷺ نے سن دو ہجری میں پڑھائی۔[24]

## خیر التوضیح استشہاد شعری:

خیر التوضیح میں مؤلف نے اپنے مؤقف کی وضاحت کر لئے عربی اور اردو کے اشعار سے استشہاد کیا ہے۔ اور اپنے کلام میں ادبیت کو پیدا کیا ہے۔ جیسے:

**مثال:**

**کتاب الاسماء اللہ تعالیٰ (اللہ پاک کی رحمت بڑی وسیع ہے)**

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَمَّا قَضَى اللَّهُ الخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ العَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي»۔[25]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا۔ کتاب لکھی وہ کتاب اللہ کے پاس عرش پر ہے اس میں ہے کہ بے شک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

**تشریح:** اس میں مؤلف نے اردو شعر سے استشہاد کیا ہے۔

خطائیں دیکھتا بھی ہے عطائیں کم نہیں کرتا
سمجھ میں کچھ نہیں آتا وہ اتنا مہربان کیوں ہے[26]

## حاصل کلام:

---

[24]۔ خیر التوضیح، 2/354

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,2, Page,354

[25]۔ صحیح البخاري، کتاب الاسماء اللہ تعالیٰ، باب: ماجاء فی قول اللہ تعالیٰ، ح ۳۱۹۴

Sāhi-āl-Būkhāri,kitāāb-ūl-ALāsmāā Allātāllāh,BāāB ,Mājā fi Qolillāh tāllāh,Hādith,3194

[26]۔ خیر التوضیح، ۳/۲۲۰

Khāir- ūl-Toūzih,Jild,3, Page,220

قرآن کریم کی تعلیم و تدریس کے بعد سب سے افضل عمل اشتغال بالحدیث ہے۔ قرآن کے بعد حدیث رسول ﷺ کا مقام ہے۔ چنانچہ جن معاملات کی تفصیل ہمیں قرآن میں نہیں ملتی ان کو اللہ پاک نے حدیث کے ذریعے بیان فرمادیا۔ نبی ﷺ وہی بات کرتے ہیں جس کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى۔[27] رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیات طیبہ کے بارے میں ہمارے لئے تفصیلی معلومات کا واحد ذریعہ حدیث ہے۔ قرآن کریم شریعت کے قواعد اور اکثر احکام کا جامع ہے۔ سنت نبوی ﷺ ان قواعد کی شرح و توضیح کرتی ہے۔ ان کے نظم وضبط کو برقرار رکھتی ہے۔ اور کلیات اور جزئیات کا استخراج کرتی ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح کی شروح میں کوئی ایسی اُردو شرح اس حُسن ترتیب کے ساتھ ہماری نظر سے نہیں گزری، اس شرح" خیر التوضیح "میں مؤلف نے حدیث پاک کے مشکل الفاظ کی توضیح کی ہے۔ سوال و جواب کے ذریعے مشکل ابحاث کو آسان بنایا ہے جدید فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ متعلقہ حدیث کے تحت فقہاء کرام کے مذاہب مع دلائل بیان کیے ہیں نیز مؤلف نے حدیث کے راویوں کے مختصر احالات بیان کیے ہیں۔

## نتائج تحقیق:

تمام تفصیلات اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ "خیر التوضیح" ایک ایسی شرح ہے جسے باقاعدہ طور پر درسی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ ایک نوجوان عالمِ دین کے قلم سے ایسی مبسوط، مدلل، اور حسن ترتیب سے مزین شرح کی تکمیل قابلِ تحسین ہے۔ الغرض "خیر التوضیح" اس مبارک سلسلہ کی ایک زرّین کڑی ہے جس میں ہزاروں صفحات کا عطر کشید کیا گیا ہے۔ اساتذہ وطلبہ دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ عبارت پر اعراب، عام فہم ترجمہ، بیان و توضیح مسالک، ترجیح مذہب حنفی، دیگر مسالک کے دلائل سے جوابات، مشکل صیغہ کا صرفی و نحوی حل، ابواب کا باہم ربط و تعلق اور اکابرین کے علوم سے استفادہ کی خوبیاں اس تقاضا کی پوری رعایت کو جلوہ میں لئے ہوئی ہے۔ اس شرح کا انتخاب کرنے کی وجہ اس کا انتہائی سہل اور آسان انداز ہے۔ خیر التوضیح پر تحقیقی کام کرنے کی وجہ ان کی خوبیوں کو بیان کرنا اور اس کو عام لوگوں کے لئے آسان بنانا ہے۔

## تجاویز وسفارشات:

---

[27]۔ النجم ۵۳:۴،۳

Al-Nājām,53,Ayāt:3,4

- اس شرح کو منتخب کرنے کی وجہ اس میں مذکور احادیث کو جامعیت اور مستند انداز سے بیان کرنا ہے۔ تاکہ امتِ مسلمہ اس کی اہمیت سے واقفیت حاصل کر سکیں اور اس کی روشنی میں اپنی دنیا و آخرت کو کامیاب کر سکیں۔ احادیث رسول ﷺ سے گہری وابستگی اور محبت قائم کر سکیں۔
- خیر التوضیح کو اس کی دیگر خوبیوں کے سات آسان فہم ہونے کی بنیاد پر درسی کتب کے نساب مین شامل کرنا چاہیے۔
- دورِ حاضر کی اہم ضرورت ہے کہ حدیث کے میدان میں زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے تاکہ ہر خاص و عام ان انمول ذخائر سے مستفید ہو سکے۔